اعتکاف

از: مولانا سید خوا جہ نصیر الدین قاسمی

ماہ رمضان المبارک کااکثر حصہ گذر چکا ہے ، خیر کے طلبگار خیر کی طرف پیش رفت میں مصروف ہیں ، ہر ایک نامہ اعمال میں نیکیوں کی ذخیرہ اندوزی کی فکرمیں لگا ہوا اور رمضان کی رحمتوں وبرکتوں سے مکمل استفادہ کیلئے کوشاں ہے ، پنجوقتہ نماز وتروایح ،تلاوت وذکر کے اہتمام ماحول نورانی ہے،یقیناً رب کریم ورحیم کے حضور حاضری ، عجز ونیاز کا اظہار یہی شانِ عبدیت ہے اور اسلامی شعار ہے ،اورہر مومن ومسلم سے یہی مقصود ومطلوب بھی ہے ۔

یقینامومنین کے یہ سارے اعمال قربِ خداوندی کا ذریعہ ہیں لیکن ساتھ ہی ایک اور عبادت جو رمضان کے اخیر عشرہ میں ادا کی جاتی ہے ، وہ اعتکاف ہے، اس میں مومنین تقرب الی اللہ کی اتنی منزلیں طے کر لیتے ہیں، جتنی پہلے دو عشروں میں طے نہیں کر پاتے،نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قولاً وعملاً امت کو ا س کے اہتمام کی خاص تعلیم فرمائی ہے،اس کے فضائل بھی ارشاد فرمائے ہیں ۔

لیکن اس عمل کا عموماً اہتمام نہیں کیا جاتا اگر کیا بھی جاتا ہے تو اس کے آداب واحکام سے ناواقفیت کی بناء پر اس عمل کی روح نکل چکی ہے ،صرف بے سود ڈھانچہ رہ گیا ہے،اس لئے ذیل میں اعتکاف سے متعلق فضائل ومسائل ،احکام وآداب اور مقصود احادیث مبارکہ کی روشنی میں پیش ِ خدمت ہیں تاکہ ہم سبھی اس مبارک ومسعود سنت ِ نبوی ﷺ سے صحیح فائدہ اٹھا سکیں اور تقرب ِ الی اللہ کی منازل بسہولت اور زیادہ سے زیادہ طے کر سکیں ۔

اعتکاف کی فضیلت واہمیت

نبی پاک علیہ الصلوہ و السلام کا اس عمل پر مواظبت فرمانا خوداس کی اہمیت وا فادیت کابین ثبوت ہے، ام المومنین حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ: ان النبی صلی اللہ و سلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی تو فاہ اللہ ثم اعتکف ازاوجہ من بعدہ۔(بخاری ج:۱/۲۷۱، مسلم۱/۳۷۱)آپ ؐ رمضان کے اخیر عشرہ میں اعتکاف فرما یا کرتے تھے اور آپ ؐ کے بعد امہات المؤمنین حضرات ازواج مطہرات بھی اس کا اہتمام فرما تی تھیں ۔

اعتکاف

حضرا ت ابن عباس ؓ حضور علیہ السلام کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے بھائی کے کسی کام میں چلے پھر ے اور کوشش کر ے اس کیلئے دس برس کے اعتکاف سے افضل ہے اورجو شخص ایک دن کا اعتکاف کر ے اللہ کی رضا کی واسطے تو حق تعالیٰ شانہ ٗ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں آڑ فرما دیتے ہیں ،جن کی مسافت آسمان و زمین کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ چوڑی ہے۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۷/۵۲۳،۵۲۴۔بحوالہ تصحیح الخیال:۴۹۴)

حضرت شیخ الحدیثؒ نے علامہ شعرانی ؒکی کتاب ’’کشف الغمۃ‘‘ کے حوالہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے کہ جو کوئی شخص عشرۂ رمضان کا اعتکاف کرتا ہے اس کو دو حج اور دو عمر وں کا ثواب ملتاہے اور جو شخص جماعت والی مسجد میں مغرب سے عشاء تک اعتکاف کرے کہ نماز یا قرآن کے علاوہ کسی سے (بلا ضرورت)بات نہ کرے ،حق تعالیٰ شانہٗ اس کے لئے جنت میں ایک محل بناتے ہیں ۔

اعتکاف

(فضائل اعمال ۱/۶۱۸)

حضور علیہ الصلوۃ و السلام اور آپؐ کے ازواج مطہرات کا اعتکاف کرنے کا معمول، سنت اعتکاف کرنے میں دو حج اور دو عمر وں کا ثواب ، نفل اعتکاف میں جنت میں ایک محل کی تعمیر اور ایک دن کے اعتکاف سے معتکف اور جہنم کے درمیا ن تین ایسی خندقوں کا حائل ہونا جنکی مسافت زمین و آسمان کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ ہو۔ یہ سارے فضائل ان مخلص بندوں او ر بندیوں کیلئے ہیں جو اپنے آپ کو فارغ کر کے اعتکاف کیلئے تیار کرلیتے ہوں، جو دس روز کا اعتکاف کر یں گے وہ دو حج و دو عمر ہ اور سنت نبوی کی فضیلت پائیں گے ۔ او ر جونفل اعتکاف کریں گے وہ جنت میں محل تعمیر کروالیں گے اور جہنم سے بہت دور کر دیئے جا ئیں گے اس کے علاوہ رمضان المبارک کی تمام رحمتیں ،برکتیں اور دیگر اعمالِ صالحہ کا ثواب وہ مفت میں پائیں گے ۔

نفلی اعتکاف

اعتکاف

جو اللہ کے بندے عشرۂ اخیرہ کے اعتکاف کے لئے وقت نہ نکال پائیں وہ کم ازکم یہ تو ضرور کر لیں کہ دن کے اوقات میں اپنے کامو ں سے فارغ ہو جا ئیں، مغرب سے لیکر فجر تک ہر رات اعتکاف کی نیت سے مسجدمیں قیام کرلیں تاکہ شب قدرنصیب میں آجا ئے اور اللہ کی بندیاں بھی دن کو کاموں سے فارغ ہو کر رات کو اعتکاف کر لیں تاکہ وہ اس قیمتی موقع سے محروم نہ رہیں، اس میں دو نوں خیر (اعتکاف کاثواب اور شب قدر) حاصل ہو جا ئیں گے، اس لئے کہ نبی علیہ السلام کاارشاد گرامی ہے:" جو اس رات سے محروم رہ گیا گو یا وہ سارے ہی خیر سے محروم رہااور اس کی بھلا ئی سے محروم نہیں مگر وہ شخص جو حقیقتاً محرو م ہی ہے" ۔بہر حال اور اعمال کی طرح یہ بھی ایک مہتم بالشان عمل ہے اس کے لئے جتنی کوشش کی جائے کم ہے ۔

اعتکاف کی حقیقت اور اس کی اقسام

مسجد میں رکنے کی نیت سے مسجد میں قیام کرنے کا نام اعتکاف ہے، فقہاء نے

اعتکاف

اعتکاف کی تین صورتیں بیان فرمائی ہیں (۱)اعتکاف ِ مسنون (۲)اعتکافِ واجب
(۳)اعتکاف ِ نفل ۔

اعتکاف ِ مسنون:۔ رمضان کے عشرہٴ اخیرہ میں عید کا چاند نظر آنے تک مسجد میں
قیام کرنا ،یہ اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے،(یعنی محلہ سے ایک فرد کا
اعتکاف مسنون ضروری ہے، اگر کوئی بھی نہ کرے تو پورے محلہ والے گنہگار ہوں گے)۔

اعتکافِ واجب :۔نذر مان لینا کہ اتنے دن کا اعتکاف کروں گا ، یا مسنون
اعتکاف کو فاسد کردیا تو اس کی قضاء میں یہ اعتکاف واجب ہوجاتا ہے ۔

اعتکاف ِ نفل :۔ یہ کسی بھی مسجد میں بلا تعیین وقت کیا جاسکتا ہے ۔

اعتکاف ِمسنون واعتکاف ِ واجب کے لئے روزہ شرط ہے اور اعتکاف نفل کے لئے روزہ
شرط نہیں ہے ۔

(بدائع الصنائع ۲/۲۷۴)

مقصدِ اعتکاف

پہلا مقصد:۔اعتکاف کا ایک سب سے بڑا مقصد شبِ قدرکی تلاش ہے، اس لئے کہ شب قدر رمضان کی اخیر عشرہ میں آتی ہے اور اسی کی تلاش کے لئے آپ ؐ نے ایک مرتبہ تمام ماہِ رمضان کا اعتکاف فرمایا ۔چنانچہ حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے پہلے عشرہ میں اعتکاف فرمایا اور پھر دوسرے عشرہ میں بھی اعتکاف فرمایا پھرترکی خیمہ سے سر باہر نکال کر ارشاد فرمایا کہ میں نے پہلے عشرہ کا اعتکاف شبِ قدر کی تلاش اور اہتمام کی وجہ سے کیا ،پھر اسی وجہ سے دوسرے عشرہ میں بھی ایسا ہی کیا ،پھر مجھے کسی بتلانے والے(فرشتہ)نے بتلایا کہ وہ رات اخیر عشرہ میں ہے، لہذا جو لوگ میرے ساتھ اعتکاف کر رہے ہیں وہ اخیر عشرہ کا بھی اعتکاف کر یں مجھے یہ رات دکھلا دی گئی تھی پھر بھلادی گئی۔

اعتکاف

روایت سے معلوم ہوتاہے کہ اعتکاف کی ایک غرض شب قدر کی تلاش ہے اور جو معتکف ہوتا ہے اس سے یہ رات چوک ہی نہیں سکتی اس لئے کہ وہ مسجد میں پڑا رہتا ہے تو اس کا ہر عمل عبادت ہے، اگر وہ اس رات سو بھی گیا تو وہ شب قدر کو عابد ہی شمار ہوگا اور اس بابرکت رات کو پانے والا ہوگا ۔

دوسرا مقصد :۔ علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ اعتکاف کامقصد اور اس کی روح دل کو اللہ پاک کی ذات سے وابستہ کرلینا ہے کہ سب طرف سے ہٹ کر اسی کے ساتھ مجتمع ہوجائے اور ساری مشغولیتوں کے بدلہ اسی کی پاک ذات سے مشغول ہوجائے اور اس کے غیر کی طرف سے منقطع ہو کر ایسی طرح اس میں لگ جائے کہ خیالات تفکرات سب کی جگہ اس کا پاک ذکر ، اس کی محبت سما جائے، حتیٰ کہ مخلوق کے ساتھ انس کے بدلے اللہ تعالیٰ کے ساتھ انس پیدا ہوجائے کہ یہ اُنس قبر کی وحشت میں کام دے گا، اس لئے کہ اس دن اللہ کی پاک ذات کے سوا کوئی نہ مونس ہوگا نہ دل بہلانے والا ہوگا، اگر دل اس کے ساتھ مانوس ہوچکا ہوگا تو کس قدر لذت سے وقت گذرے گا۔

اعتکاف

فوائد اعتکاف

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معتکف کے بارے میں ارشادِ گرامی ہے ’’ھو یعتکف الذنوب ویجری لہ الحسنات کعامل الحسنات کلھا‘‘،معتکف گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کے لئے نیکیاں اتنی ہی لکھی جاتی ہیں جتنی کہ کرنے والے کے لئے لکھی جاتی ہیں۔(ابن ماجہ)

اس حدیث شریف میں اعتکاف کے دو اہم فائدے معلوم ہوئے ،ایک ثواب کی زیادتی اور دوسراگناہوں سے اجتناب، یہ دونوں ایسے فوائد ہیں جس کے لئے ہر بندہ مومن کوشاں رہتا ہے، بعض مرتبہ غفلت ولا پرواہی سے کچھ ایسے اسباب بن جاتے ہیں کہ انسان معصیت میں مبتلاء ہوجاتا ہے ۔ اعتکاف کی برکت سے ایسے اسباب سے بھی حفاظت ہوجاتی ہے اور وہ گناہوں سے محفوظ ومامون ہوجاتا ہے ۔

ایسے ہی بندہ اعتکاف کی حالت میں بہت سے ایسے اعمال سے محروم رہ جاتا ہے جن کا ثواب اعتکاف سے بھی زیادہ بڑھا ہوا رہتاہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل

وکرم سے معتکف کے لئے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ اُسے ان اعمال کا ثواب بھی دیا
جائے گا ،جو وہ غیر معتکف ہونے کی حالت میں انجام دیا کرتا تھا،یہ انعامِ
خداوندی ہے اور اسی کی بخشش وعطاء ہے، بس ہمیں تھوڑی سے توجہ دینی چاہئے
تاکہ اعتکاف کے ساتھ ساتھ مفت میں دوسرے اعمال کا ثواب بھی مل جائے ۔

اعتکاف سے متعلق کچھ اہم مسائل

★اعتکاف مسنون کا آغاز ۲۰/رمضان المبارک کی عصر سے ہوتا ہے اور عید کا چاند
دیکھنے تک رہتا ہے ۔★اعتکاف ایسے شخص کی طرف سے صحیح ہوسکتا ہے جو مسلمان
ہو ،عاقل ہو اور بالغ ہو ۔ چنانچہ اگر محلہ کی طرف نابالغ بچہ اعتکاف کر لے
تو اس اعتکاف کا ذمہ محلہ والوں سے ساقط نہیں ہوتا ۔بدستور ان کے ذمہ باقی
رہتا ہے ۔★مرد حضرات اعتکاف ایسی مسجد میں کریں جہاں پنجوقتہ نماز ادا کی
جاتی ہو۔★عورتیں اعتکاف اپنے گھروں اس جگہ کریں جو نمازوں کیلئے انہوں نے
متعین کر لی ہیں ،اگر کوئی جگہ متعین نہ ہو تو کسی جگہ کو متعین کر لیں ۔
★معتکف بلا ضرورتِ شرعی وطبعی مسجد سے باہر نہیں نکلے گا ۔ ★معتکف کیلئے

اعتکاف

روزہ رکھنا بھی ضروری ہے۔★وضوخانہ ، غسل خانہ، طہارت خانہ ،صحنِ مسجد ، نماز جنازہ ادا کر نے کی جگہ ،امام ومؤذن کا کمرہ اگر چہ عرفاً مسجد میں شمار ہوتے ہیں لیکن ان جگہوں پر بلاضرورت ٹہرنے ، بیٹھنے سے معتکف کو پرہیز کرنا چاہئے ۔

مفسداتِ اعتکاف

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ”السنۃ علی المعتکف ان لا یعود مریضاً ولا یشھد جنازۃ ولا یمس المرأ ۃ ولا یباشرھا ولایخرج لحاجۃ الا لما لا بد منہ ولا اعتکاف الا بصوم ولا اعتکاف الا بمسجد جامع۔“

(رواہ ابو داؤد:۱/۳۳۵)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چند چیزیں ایسی ہیں جو اعتکاف کو توڑ دیتی ہیں ★ معتکف کا مباشرت کر نا ،بوس وکنار کر نا ، یا کوئی ایسی حرکت کرنا جس سے

معتکف کو غسل کی حاجت ہوجائے۔ ★نماز جنازہ میں شرکت یا کسی مریض کی عیادت یا کسی عزیز ورشتہ دار، اپنے شیخ یا کسی عالم دین سے ملاقات کے لئے مسجد سے باہر نکلنا ۔

مکروہاتِ اعتکاف

کچھ امور ایسے ہیں جن سے اعتکاف فاسد تو نہیں ہوتا البتہ مکروہ ہوجاتا ہے ۔

★بالکل خاموش رہنا کوئی عمل نہ کرنا★لایعنی گفتگو کرنا ★دنیوی باتیں کرنا خواہ روبرو بیٹھ کر یا موبائیل فون پر ★موبائیل فون پر گیمس کھیلنا ★اعتکاف میں رہ کرکسی کو فحش یا کم از کم لا یعنی SMSبھیجنا ،فون کی رینگ ٹونس چیک کرنا ، یا کوئی رنگ ٹون تیار کرنا وغیرہ ★کسی کی غیبت کرنایا عیب جوئی میں لگے رہنا یا کسی کو کوئی تکلیف پہونچانا ★ اعتکاف میں اپنے لئے اتنی جگہ گھیر لینا جس سے دوسرے مصلیوں اور معتکفین کو تکلیف ہو ★ سامانِ تجارت مسجد میں لا کر فروخت کرنا خواہ وہ عطریات کی شکل میں ہو یا کتابوں کی شکل ہویا

اعتکاف

ریچارج کارڈس کی شکل میں ہو یا اور کوئی صورت ہو ۔ایسے ہی فون پرصرف معاملہ بیع طے کرلینا اگر چہ جائزہے مگر فون پراس قدر معاملات ہو کہ دل ودماغ اسی طر ف مشغول ہوجائے تو یہ بھی مکروہ ہے، تلاوت ذکر واذکا ر یاتعلیم وتعلم اس قدر بلند آوازسے کر ناکہ دوسرے معتکف کے آرام وعبادت میں خلل ہو،اور ہر ایسا عمل جو دوسرے مصلی یامعتکف کی ایذاء کاسبب ہو، غسل سے فراغت کے بعد ناپاک کپڑے مسجد میں رکھنا۔غسل کی حاجت ہو جائے تو فوراً مسجد سے نہ نکلنا، لڑائی جھگڑاکرنا ،غیبت کرنا،جھوٹ بولناوغیرہ۔

اعتکاف میں کیاکرنا چاہئے

جب اللہ کے حضور حاضرہو چکے ہیں ، دنیااوراس کی مشغولیات سے نکل چکے ہیں، تو اب اعتکاف کے مقصد کی تکمیل میں لگ جاناچاہئے اور ہر وقت یہی فکر سوار ہوکہ میرامولیٰ کس عمل سے راضی اور خوش ہوگا، نوافل کا اہتمام ہو ، ذکر واذکا ر کی کثرت ہو،فرائض میں کوتاہی سے بچیں تکبیر اولیٰ کسی بھی فرض کی فوت نہ ہو ، صلوۃاللیل، صلاۃالحاجۃ ، صلوۃ التوبہ خاص طور پر پڑھی

جائے،قرآن پا ک زیادہ سے زیا دہ پڑہنے کی کوشش کر یں ، دین کی باتیں پڑہیں سنیں اور سیکھیں ، اسمیں کسی قسم کی شرم محسوس نہ کر یں ،خوب آہ وزاری کر ے گڑ گڑا ے ،اللہ کے حضور اپنے لئے اہل و عیال کیلئے عزیزو اقارب اور دوست و احباب اور ساری امت مسلمہ کے مومنین و مومنات کی مغفرت کیلئے اوردینی ودنیوی حوائج کی تکمیل اور بیماروں کی صحت کیلئے دعا ئیں کریں ۔ اپنے مو من بھائی کی کو ئی خدمت اور امداد کر سکیں تو کر گزرے۔ بہرحال کو ئی نیکی فوت نہ ہو، کو ئی لمحہ ضائع نہ ہو، جب اعتکاف ختم ہو تو ہم بخشے بخشائے ہوں ، گنا ہو ں سے پاک ہوں ،اعمال صالحہ ہماری زندگیوں کومتأثرکر چکے ہوں ۔

خلاصہ کلام

اعتکاف جیسی عظیم عبادت ہماری کوتاہیوں ، غفلتوں اور لاپرو اہیوں کی نذر نہ ہو جا ئے، ساری مصروفیات سے کٹ کر کیا جانا والا یہ مبارک عمل بے سودنہ ہوجا ئے اور عشرہٗ اعتکاف گزر جا ئے اور مغفرت کا پروانہ نصیب نہ ہو ۔۔۔۔یہ سار ا عمل ضائع ہو گا اور ہم سے بڑ امحروم وشقی کو ئی نہ ہو

گا۔۔۔۔۔۔۔۔تھوڑی توجہ اور طلب سے نیکی ضائع ہو نے سے بچ سکتی ہے اور بہت بڑا خیرہاتھ آسکتا ہے۔

اللہ ہم تمام کو اس عمل کی توفیق بخشے ، اس کے عظیم خیر سے مستفید فرمائے۔ آمین